جانور کا خون جسم پر لگا کر علاج کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Fsd-9369 تاریخ:18-06-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک روحانی عامل ہیں وہ اپنے مریضوں کا علاج اس طرح کرتے ہیں کہ جس کا علاج کرنا ہوتا ہے، اس کے گھر جا کر ایک مرغ ذبح کر کے صدقہ کرتے ہیں، اس مرغ کو جب ذبح کیا جاتا ہے، تو ذبح کرنے سے بہنے والے خون میں سے کچھ خون ایک پانی کے ٹب میں ڈال دیا جاتا ہے اور سب اہلِ خانہ کو یا سرپرستوں کو یا صرف مریض کو اس خون والے پانی سے نہانے کا کہا جاتا ہے اور بعض اوقات جسم کے کسی حصے پر بھی یہ خون لگایا جاتا ہے، ان عامل کے مطابق اس طرح عمل کرنے سے بہت سارے نیگیٹو اثرات اس گھر اور اس کے رہنے والوں سے ختم ہو جاتے ہیں۔ تو اب پوچھنا یہ ہے کہ اس طریقے کے مطابق علاج کروانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں بیان کردہ طریقے کے مطابق علاج کرنا اور کروانا ناجائز و گناہ ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے کے بعد بہنے والے خون سے جسم کو آلودہ کرنا اور پھر یہ خیال کرنا کہ اس سے برے (Negative) اثرات اس گھر اور اس کے رہنے والوں سے ختم ہو جاتے ہیں، یہ زمانہ جاہلیت کے فرسودہ و باطل خیالات و افعال میں سے ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عمل سے منع فرمایا ہے۔

اور مرغ کو ذبح کرنے کے بعد اس کی گردن سے بہنے والا خون جسے دمِ مسفوح کہا جاتا ہے، یہ

حرام ہے اور پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہے اور قوانین شریعت کی رو سے حرام چیز سے علاج کرنا، کروانا اگرچہ خارجی استعمال کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو، جائز نہیں ہے، یونہی اس طریقہ علاج میں اپنے پاک جسم کو بلاضرورت شرعی ناپاک کرنا بھی ہے، جبکہ شریعت مطہرہ میں بلاضرورت شرعی پاک چیز کو نجس کرنا ناجائز و گناہ کا کام ہے، لہذا اس عمل سے اجتناب کرتے ہوئے علاج کا جائز طریقہ اختیار کیا جائے۔

جانور ذبح کر کے اس کا بہنے والا خون جسم پر ملنا جاہلانہ فعل ہے، جیسا کہ ابوداؤد شریف کی حدیث پاک میں حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ”كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الله بالإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران“ ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم دور جاہلیت میں تھے کہ جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا، تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کے سر کو بکری کے خون سے لتھیڑ دیتا۔ پھر جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے تھے اور بچے کا سر منڈواتے اسے زعفران سے لتھیڑتے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب العقیقه، ج2، ص118، دار الفکر، بیروت)

علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن حسین بن علی بن رسلان المقدسی الرملی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث مبارک کی شرح میں لکھتے ہیں: ”وفيه دليل على كراهية لطخ رأس المولود بالدم، وبه قال الشافعي والزهري ومالك وأحمد وابن المنذر؛ لأن هذا تنجيس للولد فلا يجوز كما لا يجوز لطخه بغيره من النجاسات“ ترجمہ: اور اس حدیث میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ نوزائیدہ بچے کے سر کو خون سے لتھیڑنا، مکروہ ہے۔ اسی قول کو امام شافعی، امام زہری، امام مالک، امام احمد اور ابنِ منذر رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے اختیار کیا ہے، کیونکہ یہ عمل بچے کو نجاست سے آلودہ کرنا ہے، اور جس طرح کسی دوسری نجاست سے اسے لتھیڑنا، جائز نہیں، اسی طرح خون سے لتھیڑنا بھی جائز نہیں۔

(شرح سنن أبي داود لابن رسلان، ج12، ص284، دار الفلاح، مصر)

دم مسفوح یعنی بہتا خون نجس اور حرام قطعی ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد

فرماتا ہے ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِۦ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام، مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔“

(القرآن، پارہ 8، سورہ انعام، آیت 145)

اس آیت کے تحت امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ ”احکام القرآن“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”وقوله تعالى ﴿أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا﴾ يدل على أن المحرم من الدم ما كان مسفوحا“ ترجمہ: اللہ عزوجل کا فرمان ﴿أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا﴾ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بہتا ہوا خون حرام ہے۔

(احکام القرآن، ج3، ص33، مطبوعہ کراچی)

دم مسفوح کسے کہتے ہیں، اس بارے میں تفسیر در منثور میں ہے: ”عن ابن جريج في قوله ﴿أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا﴾ قال المسفوح الذي يهراق“ حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قول ﴿أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”مسفوح سے مراد وہ خون ہے، جو بہتا ہو۔

(تفسیر در منثور، ج3، ص383، دار الفکر، بیروت)

یونہی ”غنیۃ المستملی“ میں ہے: ”الدم المسفوح ماسال منه“ یعنی: بہتے ہوئے خون کو دم مسفوح کہتے ہیں۔

(غنیۃ المستملی، ص171، مطبوعہ کوئٹہ)

دم مسفوح ناپاک ہے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”وكذلك الخمر، والدم المسفوح ولحم الميتة۔۔ نجس نجاسة غليظة هكذا في فتاوى قاضيخان“ ترجمہ: اور اسی طرح خمر (انگوری شراب اور بہتا ہوا خون اور مردار کا گوشت نجاست غلیظہ ہے، اسی طرح فتاوی قاضی خان میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، ج1، ص46، مطبوعہ کوئٹہ)

بہتا ہوا خون نجس ہے، جیسا کہ ”البنایہ“ میں ہے۔ ”والدم السائل نجس مطلقا“ یعنی بہتا خون مطلقا ناپاک ہے۔

(البنایہ شرح الهدایہ، ج1، ص263، مطبوعہ بیروت)

حرام چیز کے ذریعے علاج کرنے سے حدیث مبارک میں منع کیا گیا ہے، جیسا کہ ”السنن الکبریٰ للبیھقی“ کی حدیث مبارک میں ہے: ”عن أبی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام“ ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مرض اور دوا نازل فرمائی اور ہر مرض کے لیے دوا ہے، تو علاج کرو، لیکن حرام سے نہ کرو۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی، ج10، ص9 دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حرام چیز سے علاج کرنا، جائز نہیں ہے، جیسا کہ ”البحر الرائق“ میں ہے: ”ولا یخفی ان التداوی بالمحرم لا یجوز فی ظاھر المذھب“ ترجمہ: اور مخفی نہیں ہے کہ ظاہر مذہب میں حرام اشیاء کو بطور دوائی استعمال کرنا، جائز نہیں۔ **(البحر الرائق، ج3، ص389، مطبوعہ کوئٹہ)**

یونہی فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولا یجوز ان یداوي بالخمر جرحا“ یعنی شراب سے زخموں کا علاج کرنا، جائز نہیں ہے۔ **(فتاوی عالمگیری، ج5، ص355، مطبوعہ کوئٹہ)**

حرام و ناپاک چیز سے خارجی علاج بھی جائز نہیں، جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: ”شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے، مثلاً: زخم میں شراب لگائی یا کسی جانور کو زخم ہے، اس پر شراب لگائی یا بچہ کے علاج میں شراب کا استعمال، ان سب میں وہ گنہگار ہو گا جس نے اس کو استعمال کرایا۔“

(بہار شریعت، ج3، حصہ16، ص506، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں مزید ایک دوسرے مقام پر ہے: ”حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے۔“ **(بہار شریعت، ج3، حصہ16، ص505، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

بلا ضرورت پاک چیز کو نجس کرنا ناجائز ہے، جیسا کہ ”حاشیہ طحطاوی علی المراق“ میں ہے۔ ”وتنجیس الطاھر بغیر ضرورۃ لا یجوز“ یعنی پاک اشیاء کو بلا ضرورت ناپاک کرنا، جائز نہیں ہے۔

(حاشیہ طحطاوی علی المراقی، ص47، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جسم و لباس بلاضرورت شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج4، ص585، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/18 جون 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے